بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے بھائی مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کو! بڑے پتہ کی اور کھری بات کہتے تھے، ایک مرتبہ بریلی کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا: کہتے ہیں کہ ہندو اور مسلمان دونوں کی قومیت ایک ہے اور اس لئے حقوقِ شہریت بھی دونوں کے برابر ہیں، لیکن میں تو اس بات کو اُس وقت تسلیم کروں گا جب کہ ایک مسلمان بھرے بازار میں ایک ہندو کو زدوکوب کرے اور اس پر فرقہ وارانہ فساد نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ ملک کا دستور صحیح معنی میں جمہوری اور سیکولر ہے، وہ مذہب کی بنیاد پر دو شخصوں میں کوئی فرق و امتیاز نہیں برتتا۔ لیکن کاغذی یقین دہانی کوئی چیز نہیں ہے' اصل اعتبار عملی حقائق اور روز پیش آنے والے واقعات کا ہوتا ہے، جہاں تک ان حقائق اور واقعات کا تعلق ہے وہ دستور کی اس دفعہ کی تکذیب کرتے ہیں، چنانچہ ملک کو آزاد ہوئے ایک چوتھائی صدی بیت چکی ہے، لیکن اکثریت کے ذہن اور اس کے مزاج کا عالم اب تک یہ ہے کہ ملک میں روزانہ لڑکیوں کو چھیڑنے (Eve teasing) کے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور کوئی ان کا نوٹس بھی نہیں لیتا، لیکن کسی ایک مسلمان لڑکے نے ایک ہندو لڑکی کے ساتھ یہ بدتمیزی کی نہیں کہ فساد ہوگیا۔ بڑی سے بڑی قانون شکنی یہاں تک کہ ہریجنوں کو قتل کرنے اور ان کو زندہ جلا دینے کے واقعات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں لیکن نہ کسی کے گھر کو آگ لگتی ہے اور نہ کسی کی دکان لوٹی جاتی ہے، اس کے برخلاف گاؤکشی کی غلط سلط افواہ پر بھی سینکڑوں مسلمان گھر سے بے گھر اور ان کے کاروبار تباہ ہو جاتے اور وہ نانِ شبینہ کے محتاج بنا دیے